حقوقِ والدین

قائد ملت مولانا سید کلب جواد نقوی صاحب قبلہ

ماں باپ کو جتنی اہمیت اور جتنی عظمت اسلام نے عطا کی ہے وہ کسی مذہب میں نہیں ہے۔ ان کی عظمت کے اظہار کے لئے شاید صرف اتنا لکھ دینا ہی کافی ہوگا کہ اگر ماں باپ میں سے کوئی اپنی ضرورت کے تحت اپنی اولاد کو کسی مستحب کام سے روک دے تو وہ مستحب حرام ہوجائے گا اور اگر کسی مستحب کام کا حکم دے دیں تو وہ مستحب کام واجب ہوجائے گا۔

قرآن مجید میں عظمت والدین

قرآن مجید میں جتنی تاکید والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے سلسلہ میں ملتی ہے اتنی تاکید کسی اور شئے کے لئے نہیں ملتی۔ جگہ جگہ اپنی عبادت اور شکر ادا کرنے کے حکم کے ساتھ ساتھ ماں باپ سے حسن سلوک کرنے کا تذکرہ ہے۔ اس سلسلہ میں چند آیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) ”وَاِذْ اَخَذْنَا مِیثَاقَ بَنِی اِسرَائِیلَ لَاتَعْبُدُونَ اِلاَّ اللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا“ (بقرہ/۸۳)

(۲) ”وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا شَیْئًا وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا“ (بقرہ/۳۶)

خداوند عالم کی عبادت اور ماں باپ کے ساتھ نیک برتاؤ کو پہلو بہ پہلو رکھا گیا ہے جس سے اس موضوع کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اسی طرح سے شرک اور ماں باپ کے حقوق کی پامالی کا برابر ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جس طرح شرک خدا ناقابل معافی ہے اسی طرح ماں باپ کے ساتھ بدسلوکی ناقابل عفو گناہ ہے۔

(۳) سب سے زیادہ تاکید وتفصیل سورۂ اسراء میں ہے۔

”وَقَضٰی رَبُّکَ اَلاَّ تَعْبُدُوا اِلاَّ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا“ یہاں پر بھی اپنی عبادت کے ذکر کے ساتھ بلا فاصلہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کا تذکرہ ہے گویا اعلان قدرت ہے کہ میری عبادتوں میں اتنے محو نہ ہوجانا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک بھول جاؤ۔ شاید اس بات کی طرف بھی اشارہ ہو کہ میری عبادتوں کا سلیقہ تمہیں اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک نہ کرو۔

”اِمَّا یَبْلُغَنَّ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَھُمَا اُفٍّ“

”جب دونوں میں سے ایک یا دونوں تمہارے پاس ہوں اور بڑھاپے کی منزلوں میں پہنچ جائیں تو تمہیں اُف بھی کہنے کی اجازت نہیں ہے۔“

اولاد کا سخت ترین امتحان اس وقت ہوتا ہے جب ماں باپ بڑھاپے کی منزلوں میں پہنچ جاتے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرتے ہیں، بات بات پر ناراض ہوجاتے ہیں، چلنے پھرنے سے معذور ہیں، بستر پر پڑے ہوتے ہیں، ہر وقت ان کی خدمت کی ضرورت ہے۔ ممکن ہے کبھی ان کی غلاظت بھی صاف کرنا پڑے۔ ایسے وقت نگاہ قدرت دیکھ رہی ہوتی ہے کہ کہیں جبیں پُرشکن تو نہیں، کہیں زبان پر حرف شکایت تو نہیں، بڑھاپے میں کوئی بات چاہے ہو چاہے نہ ہو غصہ آجاتا ہے لیکن حکم شریعت ہے کہ جواب میں اُف بھی نہیں کرسکتے۔ ”وَلَا تَنْھَرْھُمَا“ ”کبھی ان سے جھڑک کر بات نہ کرنا“ ”قُلْ لَھُمَا

قَوْلًا كَرِيْمًا" "ہمیشہ لطیف اور نرم لہجے میں بات کرو" "وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ" "ہمیشہ ذلت سے ان کے سامنے اپنے بازو جھکائے رکھو" یہ اس ذات کا قول ہے جو انسان کی رگ رگ سے واقف ہے۔ ہم اپنے معاشرہ میں برابر دیکھتے رہتے ہیں کہ سماج میں کسی ظاہری طور پر پست طبقہ سے تعلق رکھنے والے کسی شخص نے اپنی اولاد کو محنت مزدوری کرکے پڑھا لکھا کر کسی قابل بنا دیا اور کسی اونچے دنیاوی عہدہ پر پہنچ گیا تو اسے اپنے ہم چشموں سے باپ کا تعارف کرانے میں شرم اور ذلت محسوس ہوتی ہے۔ آیہ کریمہ میں شاید اسی بات کی طرف اشارہ ہے کہ لاکھ تم دنیاوی طور پر بلند ہوجاؤ اور تمہارے ماں باپ ظاہری طور پر کمتر رتبہ سے تعلق رکھتے ہوں لیکن کبھی ان کو ذلیل نہ سمجھنا بلکہ ہمیشہ اپنے کو ان کے سامنے ذلیل سمجھتے رہنا۔ "قُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا" یہ دعا مانگتے رہو کہ خداوندعالم ماں باپ پر رحم نازل فرما جس طرح سے انھوں نے بچپنے میں ہم پر رحم کھا کر ہماری تربیت کی تھی" یہ دعا ہمیشہ اولاد کو یہ یاد دلاتی رہے گی کہ اگر اس وقت ماں باپ ان کے محتاج ہیں تو کبھی یہ بھی اپنے ماں باپ کے محتاج تھے اور اولاد کی زندگی ماں باپ ہی کی مرہون منت ہے۔

ماں باپ کا مرتبہ معصومین علیہ السلام کی نظر میں

ا۔ جہاد کا موقع تھا سب لوگ اپنے اپنے نام جہاد پر جانے کے لئے پیش کر رہے تھے ایک جوان نے رسولؐ خدا سے کہا کہ یا رسولؐ اللہ مجھے جہاد پر جانے کا بہت شوق ہے لیکن میری ماں راضی نہیں ہے کیونکہ اسے میری ضرورت ہے تو رسولؐ نے فرمایا جا کر اپنی ماں کی خدمت کرو ایک دن ماں کی خدمت کرنا ایک سال جہاد فی سبیل اللہ سے افضل ہے۔

۲۔ ایک شخص رسولؐ خدا کی خدمت میں آیا اور کہا کہ یا رسولؐ اللہ میرا دامن ہر گناہ سے آلودہ ہے کیا میرے لئے بھی توبہ ہے رسولؐ نے پوچھا کہ آیا تمہارے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے جواب دیا میرا باپ زندہ ہے کہا جا کر اس کی خدمت کرو (یعنی جتنی اس کی خدمت کرتے جاؤ گے تمہارے گناہ معاف ہوتے چلے جائیں گے) اس کے بعد حضرتؐ نے فرمایا اگر اس کی ماں زندہ ہوتی تو اس کے گناہ زیادہ جلدی معاف ہوجاتے۔

۳۔ امام جعفر صادقؑ کا ارشاد ہے کہ ایک مرتبہ جناب موسیٰ نے دوران مناجات ایک شخص کو عرش خدا کے سایہ میں دیکھا۔ جناب موسیٰ نے دریافت فرمایا یہ کون ہے بارگاہ الٰہی سے جواب آیا اس شخص میں دو اچھی صفتیں پائی جاتی ہیں: (۱) اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتا ہے (۲) چغل خوری سے پرہیز کرتا ہے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے اس ارشاد سے ماں باپ کی انتہائی عظمت کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ نے اولاد کو تاکید کی ہے کہ اگر کبھی ماں باپ کو کوئی چیز دیا کرو تو اس طرح کہ تمہارا ہاتھ نیچے ہو اور ماں یا باپ کا ہاتھ اوپر ہو۔ یعنی اس طرح نہ دیا کرو جس طرح فقیر کو دیتے ہیں بلکہ اس طرح پیش کیا کرو جس طرح کسی بادشاہ کے دربار میں نذر پیش کی جاتی ہے۔

مندرجہ بالا آیات وروایات سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ ہر اولاد پر ماں باپ کا احترام اور ان کے ساتھ نیک برتاؤ واجب ولازم ہے۔ ان کی بے احترامی بلکہ حسن سلوک کا نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ ایسا گناہ ہے کہ جب تک خود ماں باپ معاف نہ کردیں اولاد کی بخشش ممکن نہیں ہے اور ایسی اولاد لاکھ دوسرے نیک اعمال کرے اسے کوئی نیک عمل فائدہ پہنچانے والا نہیں اور سوائے جہنم کے اس کا کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہے۔ ❁❁❁